

محترم جناب مفتی مفتیان دارالعلوم کراچی صاحب
السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں۔ مفتیان کرام

مورخہ: ۳ اگست ۲۰۱۹ء

سوال مفتی صاحب احرام کی حالت میں شہوت کیساتھ بیوی
کا بوسہ لینے پر چاہے انزال ہو یا نہ ہو خواہ نزدیک لازم
کتاب سے کہ نہیں زیر کا موقف ہے کہ اس پر دم لازم ہے
چاہے انزال ہو یا نہ ہو اور بزرگ کا موقف ہے کہ جب
تک انزال نہ ہو اس وقت تک صرف شہوت کیساتھ
بوسہ لینے پر اس شخص پر دم لازم نہیں ہے۔ مفتی
صاحب جمہور قضا کے احناف کے نزدیک مفتی
صاحب قول کیا ہے جس سے انہی فرمائے۔ بلکہ موقف کی
فتویٰ کی فوٹو کاپی ارسال ہے

جواب منسکد ورق پر ملاحظہ فرمائیں۔



ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com

مستقی: حافظ دلاور (کوہاٹی) 0334-8251826

سکنہ: راز گیر بانڈہ ڈاکخانہ ملی تنگ ضلع کوہاٹ

استفتاء

- ۱- احرام کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینے پر آدمی پر دم لازم آتا ہے یا نہیں؟
 - ۲- طواف کے دوران کھانا پینا شرعاً کیسا ہے؟
 - ۳- حج کی عملی مشق کی غرض سے کعبہ کا ماڈل بنانا اور اس کا طواف کرنا شرعاً کیسا ہے؟
- شیراز حقانی

الجواب: بسم اللہ حامداً و مصلياً

۱- عام طور پر کتب حج میں یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہوا ہے کہ احرام کی حالت میں شہوت کے ساتھ اپنی بیوی کا بوسہ لیا اور انزال نہیں ہوا تو اس شخص پر دم آئے گا۔ لیکن کتب فقہ کی مراجعت کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں دم واجب ہونے نہ ہونے سے متعلق دو قول ہیں۔ ایک اصل کا جو مطلق (یعنی انزال اولم ينزل) وجوب دم کا ہے اور دوسرا قول جامع صغیر کا جس میں انزال کی صورت میں دم ہے ورنہ نہیں۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ مطلقاً وجوب دم کا قول مرجوح ہے اور راجح قول جامع صغیر والا ہے۔ جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

فتح القدیر (2/253) میں ہے:

۱. (وإن قبل أو لمس بشهوة فعليه دم) وفي الجامع الصغير يقول : إذا مس بشهوة فأمنى ، ولا فرق بين ما إذا أنزل أو لم ينزل ذكره في الأصل . قوله (ولا فرق بين ما إذا أنزل أو لم ينزل) مخالف لما صحح في الجامع الصغير لقاضيخان من اشتراط الإنزال قال ليكون جماعاً من وجه موافق لما في المبسوط حيث قال وكذلك إذا لم ينزل يعني يجب الدم عندنا خلافاً للشافعي في قول قياساً على الصوم فإنه لا يلزمه شيء ، إذا لم ينزل بالتقبل لكان نقول الجماع لبيما دون الفرج من جملة الرلث فكان منهيًا عنه بسبب الإحرام وبالإقدام عليه بصبر مرتكباً محظوراً إجماعاً اه وقد يقال إن كان الإلزام للنهي فليس كل شيء يوجب كالرلث وإن كان للرلث كذلك إذ أصله الكلام في الجماع يحضرنهن وليس ذلك موجباً شيئاً .

اس عبارت میں صراحت ہے کہ مطلقاً وجوب دم والا قول جامع صغیر کے صحیح شدہ قول کے مخالف ہے (اور یہ کہ جامع صغیر کے قول کی تصحیح قاضیخان رحمہ اللہ نے کی ہے) نیز مبسوط میں مطلقاً وجوب دم والے قول کی جو توجیہ ذکر کی گئی ہے اس پر فتح القدیر میں دتہ یقال ... الخ کہہ کر اعتراض کیا ہے گویا کہ یہ توجیہ صاحب فتح القدیر کو تسلیم نہیں۔

2- کفایہ میں ہے:

قوله (وفي الجامع الصغير يقول إذا مس بشهوة فأمنى) شرط الإماء مع المس بشهوة في وجوب الدم في الجامع الصغير لقاضيخان رحمه الله و ذكر في الأصل المس ولم يشترط الإماء والصحيح ما ذكر هنا أي في الجامع الصغير حتى يكون جماعاً من وجه كفايه مع فتح:

اس میں صراحت ہے کہ صحیح قول جامع صغیر والا ہے۔

3۔ فتاویٰ شامی میں ہے:

أو قتل أو لمس بشهوة أنزل أو لافى الأصح.

اس عبارت میں اگرچہ صاحب درمختار نے مطلق و جوب دم والے قول کو اصح کہا ہے لیکن صاحب درمختار نے تو خود اس صاحب ترجیح صحیح میں سے ہیں اور نہ ہی انہوں نے اس قول کی تصحیح و ترجیح اہل تصحیح و ترجیح سے نقل کی ہے جبکہ جامع صغیر والے قول کی تصحیح و ترجیح انہوں نے کی ہے اور قاضیان اہل ترجیح و صحیح میں سے ہیں چنانچہ اس پر علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

(قوله في الأصح) لم أر من صرح بتصحيحه، وكأنه أخذه من التصريح بالإطلاق في المبسوط والهداية والكافي والبدائع وشرح المجمع وغيرها كما في اللباب ورجحه في المحرر بأن الدواعي محرمة لأجل الإحرام مطلقاً فيجب الدم مطلقاً، واشترط في الجامع الصغير الإنزال وصححه قاضي خان في شرحه. (رد المحتار 667/3)

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ مطلقاً و جوب دم والے قول کی تصحیح صراحۃً کسی نے نہیں کی۔ صاحب درمختار نے اس کی اصحیت کو متون کے اطلاق سے لیا ہے اور ظاہر ہے کہ اطلاق متون کی بنیاد پر صحیح ضمنی صحیح ہے جبکہ جامع الصغیر والے قول کی تصحیح صراحۃً کی گئی ہے اسی طرح صاحب بحر نے بھی مطلقاً و جوب دم والے قول کو راجح کہا ہے لیکن صاحب بحر بھی نہ خود اہل ترجیح میں سے ہیں اور نہ ہی صاحب بحر نے اہل ترجیح سے اس کی ترجیح نقل کی ہے۔ اور ترجیح کی جو دلیل "الدواعي محرمة لأجل الإحرام مطلقاً فيجب الدم مطلقاً" ذکر کی ہے فقہ تقدیر میں اس کا جواب ہو: ہاں۔ البتہ چونکہ دوسرا قول اس میں موجود ہے اور بہت سارے مسررات سے اس کی تصحیح بھی کی ہے اس لیے حالت احرام میں ثبوت کے ساتھ ہوسے لینے کی صورت میں اگر آسانی ہو تو خرد و جابن الاختلاف دم دے دینا چاہیے۔

۲۔ طواف کے دوران کھانا کھانا ضرورت کی وجہ سے ہو تو جائز ہے اگر بغیر ضرورت کے ہو تو مکروہ ہے۔ ایک قول کے مطابق پانی پینے کا بھی یہی حکم ہے۔

واما مباحات الطواف فالسلام..... ولا بأس بان يتكلم فيه بكلام يحتاج اليه بقدر الحاجة

بويشرب، ويفعل كل ما يحتاج اليه (كبير) واما مكروهاته: فالكلام الفضول والبيع والشراء وحكايتهما

والاكل وقيل الشرب واتشاء شعر يعرى عن حمد وثناء وقيل مطلقاً (غنية لناسك ص: 125)

۳۔ وضاحت مطلوب ہے: (۱) کعب کا ماڈل بنانے کی نوعیت کیا ہوگی؟ اس کے لیے باقاعدہ کوئی عمارت بنائی جائے گی یا کوئی اور صورت

اختیار کی جائے گی؟ (۲) کیا اس کے بغیر کام نہیں چل سکتا؟ کیا پروجیکٹر کے ذریعے حج کا تہنیتی پروگرام نہیں کیا جاسکتا؟ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد رفیق

(محرر)

دارالافتاء والتفتیح

جامعہ دارالتقویٰ، چوہدری پارک لاہور

صفحہ 3: 1440

13 اکتوبر: 2018

محمد رفیق



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامداً ومصليناً

صورتِ مسئلہ میں کتبِ فقہ کی طرف مراجعت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ "حالتِ احرام میں شہوت کے ساتھ بوس کا بوسہ لینے سے دم لازم ہوگا، خواہ انزال ہو یا نہیں، یہی قول راجح اور احوط ہے، اور کتبِ فقہ میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے۔ کیونکہ شہوت کے ساتھ بوسہ لینے میں استمتاع کے معنی پائے جاتے ہیں، چنانچہ حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے اعلاء السنن جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۳۳۳ میں ان الفاظ کے ساتھ ذکر فرمایا ہے:

ان الاستمتاع والارتفاق با لمرأة محظور الاحرام، وهو موجود فی اللمس والتقبيل والجماع فی مادون الفرج بدون الانزال ایضاً فعلیہ دم۔

نیز حالتِ احرام میں جس طرح جماع سے بچنا واجب ہے اسی طرح دواعی جماع سے بھی بچنا واجب ہے، اور اس پر

نبی بھی وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

{فَمَنْ قَرَضَ فِيهِنَّ الْخَبْثَ فَلَا زَنَتْ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ فِي الْخَبْثِ} [البقرة: ۱۹۷]

جہاں تک جامع صغیر میں وجوب دم کے لئے انزال کی قید ذکر کی ہے، اور علامہ قاضی خان رحمہ اللہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، تو اس کے بارے میں صاحب بدائع الصنائع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں انزال کی قید بطور شرط کے نہیں ہے، کیونکہ امام محمد رحمہ اللہ نے مبسوط میں اس صورت میں مطلقاً دم کا ذکر کیا ہے۔ نیز احتیاط بھی اسی میں ہے کہ مطلقاً دم واجب ہو، بالخصوص جبکہ اس قول کی تائید حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے آثار سے بھی ہوتی ہے۔

فتویٰ نمبر ۸۶/۳۰۲ میں بھی اس مسئلہ سے متعلق مطلقاً وجوب دم والا قول اختیار کیا ہے۔ اسی میں احتیاط ہے۔
مزید تفصیل کے لئے درج ذیل کتب کا مطالعہ مفید ہوگا۔ ان میں بھی مطلقاً وجوب دم والا قول مذکور ہے۔

- (۱) اعلاء السنن جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۳۳۳ تا ۳۳۵، تالیف حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ (۲) مناسک لملآ علی القاری رحمہ اللہ تعالیٰ، صفحہ ۳۳۳ (۳) زیادة المناسک، صفحہ ۳۸۲، تالیف حضرت مولانا سعید احمد پاتھوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (۶) جامع المناسک و نفع المناسک للشیخ رحمت اللہ سود (۵) معلم الحج، صفحہ ۳۱۵، تالیف حضرت مولانا سعید احمد پاتھوری رحمہ اللہ تعالیٰ۔ (۶) جامع المناسک و نفع المناسک للشیخ رحمت اللہ السدی۔ (۷) باب المناسک ۲۱۲ علامہ عبدالرحیم بن محمد ابوبکر۔

اعلاء المنفق ۳۳۲ تا ۳۳۵۔

۲۹۱۱ عن ابن عباس: ان رجلا اتاه، فقال: انی قبلت امراتی وانا محرم، فخلعت بشهوة، فقال انک شقی، اهرق دماؤم حجک ماخرجه محملنی الاثار حوسده صحیح

۲۹۱۲ عن عبد الرحمن بن الحارث: ان عمر بن عبد الله قبل عایشة بنت طلحة محرماً، فاجمع له علی ان یهرق دما، رواه الاثرم فی "سننه" باسنادہ المعنی لابن

قدامہ۔

تحتهما: دلالتہما علی وجوب الدم من التقبيل محرماً ظاهرة، والاطلاق یفید وجوبه فی کل حال، سواء انزل او لم ینزل والفرق بین الاحرام والصوم ان الاستمتاع والارتفاق با

جاری ہے۔



لمرأة محظور الاحرام ، وهو موجود في اللمس والتقبيل والجماع في مادون الفرج بدون الانزال ايضاً فعليه دم .

٢٩١٣ - عن ابراهيم ، قال: من قبل وهو محرم فعليه دم اخرجه محمد في الاثار وقال و به ناخذنا قبل بشهوة وهو قول ابي حنيفة وسنده صحيح .

تحت: وقدرروي عن محمد بن راشد قال: خرجنا حجاجاً، فمررنا بالروينة، فاذاها شيخ يقال له ابراهيم بن ابراهيم قال: سمعت ابا هريرة يقول للمحرم من امراته كل شئى الجماع. قال فاعون رجل الي امراته فتقبلها، فقدمنا مكة، فذكرنا ذلك لعطاء، فقال: فاته الله، فعد علي طريق من طريق المسلمين ينتهيهم بالضلابة ثم قال للذي قبل امراته: هرق دماً. قال الجصاص: وهذا شيخ مجهول، وما ذكره قد انفقت الامه على خلاف، وعلى ان من قبل امرات في احرام بشهوة فعليه دم، وروى ذلك عن علي بن عاصم، وابن عمر، والحسن، وعطاء، وعكرمة، و ابراهيم، وسعيد بن جبير، وسعيد بن مسيب، وموقول ففها الامصار. فان قيل: فما بالكم قد اوجبتم علي من قبل امراته او غمزها او مسها بشهوة او تطيب بطيب في الاحرام دماً، وما اوجبتموه علي من رقت بامرته وحدثها بالجماع انزل اولم ينزل، والرقت بالقول محرم ايضاً اذ ارجع به النساء كما مر عن ابن عباس وغيره؟ قلنا ليس كل محرم في الاحرام يوجب دماً علي فاعله، فان الجدال والفسوق محرم فيه، ولا يوجب دماً، وانما يجب فيما ورد فيه النص، او اثر من الصحابة رضي الله عنهم، ولم يرد النص الا في لجماع، واثار الصحابة الا في التقبيل واللمس، فقلنا بوجوب الدم في لجماع، وفيما هو داع اليه غالباً وعادة فاما النظري المرأة بشهوة او تحدثها بالجماع فلا يوجب دماً، لعدم النص، وفقدان الاثريه.

غنية الناسك: (٢٤٨):

او قبل ، او لمس بشهوة امرأة او امردا انزل اولم ينزل فعليه دم ولو قبل امرته مودعاً لها ان قصد الشهوة فعليه الفدية، والا فلا، وان قال: لا قصدت هذا ولا ذاك ، لا يجب شئى عليه.

مناسك لملا علي القارى. ٣٤٣.

او قبل او لمس بشهوة (قيد للكل) فانزل اولم ينزل اي في الجميع فعليه دم.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٢ / ٥٥٤):

(او قبل) عطف على حلق (او لمس بشهوة انزل او لا) في الأصح.

(قوله او قبل الخ) حاصله أن دواعي الجماع كالمعانقة والمباشرة الفاحشة والجماع فيما دون الفرج والتقبيل واللمس بشهوة موجبة للدم، أنزل او لا قبل الوقوف او بعده، ولا يفسد حجه شئى منها كما في الباب، (قوله في الأصح) لم أر من صرح بتصحيحه، وكأنه أخذ من التصريح بالإطلاق في المسبوط والهداية والكافي والبلاتغ وشرح المجمع وغيرها كما في الباب ووجهه في البحر بأن الدواعي محرمة لأجل الاحرام مطلقاً فيجب الدم مطلقاً، واشترط في الجامع الصغير الإنزال وصححه قاضي خان في شرحه.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (٢ / ٥٥٥):

أطلق في التقبيل واللمس فعم ما لو صدرا في أحنية أو زوجته أو آمنه والظاهر أن الأمر كالأحنية وإن توقف فيه الحموي، وأخرج بهما النظر إلى فرج امرأة بشهوة فأمنى فإنه لا شيء عليه كما لو تفكر؛ ولو أطال النظر أو تكرر وكذا الاحتلام لا يوجب شيئا عنده.

المعيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة - (٢ / ٧٣٩):

أو قبل بشهوة أو لمس بشهوة وأنزل، أو لم ينزل لا يفسد حجة؛ لأن القياس أن لا يفسد الحج بالجماع وبدواعيه كما لا يفسد بسائر المحظورات لكن عرفنا الفساد بالجماع بالنص، والنص الوارد بالجماع لا يكون واردًا في هذه الأشياء؛ لأن الاستمتاع والارتفاق بالجماع أكمل وعليه دم أنزل أو لم ينزل لوجود أصل الاستمتاع.

وفي «المتقى»: بشر عن أبي يوسف: محرم قَبْلُ امرأة بشهوة فعليه دم، وإن اشتبهت هي فعليها دم أيضاً، وإن لم تشته هي فلا شيء عليها، ولو قبلها بغير شهوة فلا شيء عليه.

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية - (٢ / ١٩٥):

[فصل من محظورات الإحرام ما يرجع إلى توابع الجماع]

وأما الذي يرجع إلى توابع الجماع فيجب على المحرم أن يحتسب الدواعي من التقبيل، واللمس بشهوة، والمباشرة، والجماع فيما دون الفرج لقوله عز وجل { فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج } [البقرة: ١٩٧] قبل في بعض وجوه التأويل: إن الرفث جميع حاجات الرجال إلى النساء.

وسئلت عائشة - رضي الله تعالى عنها - عما يحل للمحرم من امراته؟ فقالت: " يحرم عليه كل شيء إلا الكلام " فإن جامع فيما دون الفرج أنزل أو لم ينزل، أو قبل أو لمس بشهوة، أو باشر فعليه دم، لكن لا يفسد حجه، أما عدم فساد الحج؛ لأن ذلك حكم متعلق بالجماع في الفرج على طريق التعليل. وأما وجوب الدم فنحصول ارتفاق كامل مقصود، وقد روي عن ابن عمر - رضي الله تعالى عنهما - أنه قال: إذا باشر المحرم امراته فعليه دم، ولم يرو عن غيره خلافه، وسواء فعل ذكراً أو ناسياً عدنا خلافاً للشافعي. ولو نظر إلى فرج امراته عن شهوة فأمنى، فلا شيء عليه، بخلاف المس عن شهوة أنه يوجب الدم، أمنى أو لم يعن، ووجه الفرق: أن اللمس استمتاع بالمرأة وقضاء للشهوة فكان ارتفاقاً كاملاً. فأما النظر فليس من باب الاستمتاع ولا قضاء الشهوة، بل هو سبب لزوم الشهوة في القلب، والمحرم غير ممنوع عما يزرع الشهوة كالأكل، وذكر في الجامع الصغير إذا لمس بشهوة فأمنى فعليه دم وقوله: " أمنى " ليس على سبيل الشرط؛ لأنه

ذكر في الأصل أن عليه دم أنزل أو لم ينزل

البحر الرائق، دارالكتاب الإسلامي - (٣ / ١٦):

(قوله: وتجب سائة إن قبل أو لمس بشهوة) أطلقه فشمس ما إذا لم ينزل، وهو موافق لما في المبسوط حيث صرح بوجوب الدم، وإن لم ينزل واختاره في النهاية مخالفاً لما في الجامع الصغير من اشتراط الإنزال وصححه قاضي خان في شرحه ليكون جماعاً من وجه فإن المحرم هو الجماع صورة ومعنى أو معنى فقط، وهو بالإنزال، وعلل في النهاية وغيرها لوجوب الدم بأن الجماع فيما دون الفرج من جملة الرفث فكان منهيًا عنه بسبب الإحرام والإقلام عليه بهسير مرتكباً محظوراً إحرامه وتعقبهم في فتح القدير بأن الإلزام إن كان للنهي فليس كل نهى يوجب كالرفث، وإن كان للرفث فكذلك إذ أصله الكلام بحضرتهم، وليس موجبا شيئاً. انتهى. وقد يقال إن إيجاب الدم



إنما هو لكونه ارتكب ما هو حرام بسبب الإحرام فقط، وليس ذكر الجماع بحضرة النساء
منها عنه لأجل الإحرام فقط بل منهي عنه مطلقا، وإن كان في الإحرام أشد وبهذا يظهر
ترجيح إطلاق الكتاب؛ لأن الدواعي محرمة لأجل الإحرام مطلقا فيجب الدم مطلقا.

فتح القدير للمحقق ابن الهمام الحنفي - (٥ / ٤١٨):

الحاصل من العبارة إلى قوله فيما دون الفرج إلا أن في المس بشهوة والتقبيل والوطء فيما
دون الفرج استمتعا بالمرأة أعم من كونه مع إنزال أو لا ، وذلك محظور إجماعا فيلزم الدم ،
بخلاف الصوم الذي قست عليه عدم لزوم شيء إذا لم ينزل والفساد إذا أنزل ؛ لأن المحرم فيه
قضاء الشهوة فلا يحصل المحرم فيه فيما دون الفرج إلا بالإنزال ، ثم إنما يفسد عنده ؛ لأن
تحريمه بسبب كونه نفوذا للمركن الذي هو الكف عن قضاء الشهوة من المرأة وقبلة لم يوجد محرم
أصلا ، بل النيات فعل مكروه فلا يوجد شيئا بخلاف ما نحن فيه فإن بالاستمتاع بلا إنزال
يحصل محظور الإحرام فيستعطب الجزاء ، ومع الإنزال يثبت الفساد بالنسب .

عمدة الرعاية بتحشية شرح الوقاية - لإمام محمد عبد الحمي اللكنوي - (٣ / ٣٩٥):

(أو قتل) (١) ، أو لمس (٢) بشهوة أنزل أو لا: اعلم (٣) أن قوله: أو قتل؛ ليس معطوفاً على قوله: فصر؛ بل هو معطوفٌ على قوله: أو خلق في جن.

(١) قوله: أو قتل؛ لما كان التقبيل واللمس بشهوة من دواعي الجماع أخذ حكمه، فوجب الدم به وإن لم ينزل، بخلاف ما إذا لمس بدون شهوة أو استمنى بالكف أو جامع بهيمة فإنه لا يحد فيها الدم إلا إذا أنزل.

(٢) في ت و ح و ص و ق: من.

(٣) قوله: اعلم... الخ؛ لما كان يتوهم أن قوله: أو قتل، معطوفٌ على ما يقاربه، وهو قصر صرح بنفيه.

الهداية في شرح بداية المبتدي - (١ / ١٦٠):

وإن قبل أو لمس بشهوة فعليه دم " وفي الجامع الصغير يقول إذا مس بشهوة فأمى ولا فرق بين ما إذا أنزل أو لم ينزل ذكره في الأصل وكذا الجواب في الجامع فيما دون الفرج وعن الشافعي رحمه الله أنه إنما يفسد إحرامه في جميع ذلك إذا أنزل واعتبره بالصوم.

مجمع الأنهر في شرح ملقى الأبحر - عبد الرحمن الكليوبلي شيخه زاده - (١ / ٤٣٧):

وكذا يلزمه دم لو قبل أو لمس بشهوة وإن لم ينزل هذه رواية الأصل لأن الدواعي محرمة لأجل الإحرام مطلقا فيجب الدم مطلقا

الجوهرة النيرة - أبو بكر بن علي بن محمد الحدادي - (٢ / ١٢٩):

قوله فإن قبل أو لمس بشهوة فعليه دم (قال المحققين سواء أنزل أو لم ينزل -

درر الحكام شرح غرر الأحكام - محمد بن فراموز الشهرستاني - (٣ / ١٢٢):

(قوله: أو مس بشهوة) لم يشترط فيه الإنزال كما لم يشترطه في الهداية موافقة لما في المسبوط والأصل وهو مخالف لما صحح في الجامع الصغير لقاضي خان من اشتراط الإنزال قال ليكون مسلما من وجه كفا في الفتح (قوله: أو قبل) الكلام فيها كالقوله في المس بشهوة من الخلاف في اشتراط الإنزال وعدمه لزوم الدم



الفقه الإسلامي وأدلته - ا. د. وهبة الزحيلي - (٣ / ٤٠٨):

وإن جامع فيما دون الفرج أنزل أو لم ينزل، أو قبيل أو لمس بشهوة أو باشر، فعليه دم، لكن لا يفسد حجه عند الجمهور غير المالكية، قال ابن عمر: «إذا باشر المحرم امرأته، فعليه دم» وذلك سواء فعل ما ذكر من الجماع ومقدماته عامداً أو ناسياً أو مكرهاً. أما لو نظر إلى فرج امرأته عن شهوة، فأمى، فلا شيء عليه، بخلاف المس عن شهوة، إنه يوجب الدم، أمى أو لم يمن، والفرق: أن اللمس: استمتاع بالمرأة وقضاء للشهوة، أما النظر فليس استمتاعاً ولا قضاء للشهوة، بل هو سبب لزوع الشهوة في القلب، والمحرم ليس ممنوعاً عما يزوع الشهوة كالأكل.

فقه السنة - (١ / ٤٨٣):

وقالوا: فيمن لمس بشهوة أو قبل: يلزمه شاة، سواء أنزل، أم لم ينزل.

وعند ابن عباس رضي الله عنهما: أن عليه دماً. قال مجاهد: جاء رجل إلى ابن عباس فقال: إني أحرمت، فأتيتي فلانة في زيتها، فما ملكت نفسي أن سبقتني شهوتي؟ فضحك ابن عباس حتى استلقى، وقال: إنك لشسبق (٢)، لا بأس عليك... أهرق دماً، وقد تم

حكك..... والله سبحانه وتعالى اعلم

انضال الله

البراب صحیح
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۸ / ربيع الاول / ۱۴۴۱ھ
۱۶ / نومبر / ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۸ / ربيع الاول / ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد امجد علی شاہ
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۸ / ربيع الاول / ۱۴۴۱ھ
۱۶ / نومبر / ۲۰۱۹ء

الجواب صحیح
محمد یعقوب عمر
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹ / ربيع الاول / ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۸ / ربيع الاول / ۱۴۴۱ھ

